۴۸۶/۹۲



# فانوسِ جمال

مُصنّف

جنابُ مولانا محبوبُ احمد مصباحی صاحب

ناشر

صلاحُ الدّین اعظمی جمالُ پور پوسٹ گھوسی ضلع مئو

کتاب ——— فانوسِ جمال

مصنف ——— محبوب احمد مصباحی

کتابت ——— نوری کتابت ہاؤس گھوسی مئو

تعداد بار اول ——— ایک ہزار

سن طباعت ——— ۱۹۹۱ء

قیمت ———

## ملنے کا پتہ

صلاح الدین اعظمی مقام جمال پور پوسٹ گھوسی ضلع مئو (یو۔پی)

اعظمی بکڈپو مدھوبن روڈ ″ گھوسی ″ مئو ″

امجدی بکڈپو ″ ″ ″ ″

انوار بکڈپو شمس مارکیٹ نزد شمس العلوم گھوسی ″ ″

امتیاز بکڈپو ″ ″ ″ ″

حق اکیڈمی ۔ مبارک پور ۔ ضلع اعظم گڈھ ″ ″

# تقریظ جلیل

استاذ گرامی حضرت علامہ و مولانا قمر الدین صاحب قبلہ قمر اشرفی مدظلہ العالی
صدر المدرسین دار العلوم اہلسنت شمس العلوم گھوسی ضلع مئو (یو-پی)

تمہاری یاد میں مرنا تمہاری یاد میں جینا
یہی ہو مشغلہ ہر دم ہمارا یا رسول اللہ

الحمدللہ! ایک نوجوان شاعر نے حبِّ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ جذبات کو اپنی شاعری کا محور قرار دیکر نعت و منقبت کا حسین گلدستہ ترتیب دیا ہے اور اسے بزمِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے خداوند تعالیٰ شرف قبولیت سے نوازے

عرض مدعا اور اظہار جذبات کے لحاظ سے نعت گوئی بڑی نازک صنف شعر ہے جسکی وجہ سے قدم قدم پر خوف احتساب اور لغزشوں کا اندیشہ، حزم و احتیاط کامل کا تقاضا کرتا ہے، خدا کا شکر ہیکہ عزیز گرامی جناب مولانا محبوب احمد نے بڑے سلیقہ سے اپنے جذبات عشق و اخلاص کا اظہار نعتوں میں کیا ہے

نو آموز شاعر ہونے کے باوجود کلام میں صفائی و شستگی کا عنصر غالب ہے تاریخی واقعات اور معجزات کو بڑی خوبی کیساتھ مختصر الفاظ میں بیان کیا ہے

اگر یونہی مشق سخن جاری رہی تو روشن مستقبل کی توقع کیجا سکتی ہے۔

ع اللہ کرے زورِ بیاں اور زیادہ!

چند اشعار بطور نمونہ نذر قارئین ہیں ۔

محمد کی غلامی کا شرف حاصِل جسے ہوگا
فدا اس شخص کے قدموں پہ شانِ خسروی ہوگی

اک نظر حامیٔ بیکساں اک نظر
بخت خوابیدہ میرا جگا دیجیے !

خون روتی ہوئی میری تقدیر کو
مسکرانے کی آقا ادا دیجیے

ذات رسولِ پاک سراپا ہے معجزہ
نشق ہونا ماہتاب کا ادنیٰ کمال ہے

عشق رسول پاک سے خالی ہے جسکا دل
برباد اس کا سجدہ ہے ضائع قیام ہے

دستہ بستہ بس یہی محبوب کی ہے التجا
مصطفیٰ کا عاشقِ صادق بنا دے اے خدا

قمرالدین قمر اشرفی

۲۹ ستمبر ۱۹۹۱ء

# تقریظ جلیل

حضرت علامہ ومولانا فداء المصطفیٰ صاحب قبلہ ابن حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان مصنف بہار شریعت

شاعری خواہ رزمیہ ہو یا طربیہ بہر حال سننے والوں کو متاثر کرتی ہے۔ اسی لیئے فن شاعری سے ماضی میں بڑے بڑے کام لیئے گیئے اور عظیم انقلاب برپا کیئے گیئے

اگرچہ اردو زبان کو اب بھی وہ حیثیت حاصل نہیں کہ اسے عربی، فارسی یا انگریزی کی صف میں کھڑا کر سکیں۔ پھر بھی اردو ادب اسقدر سنور چکا ہیکہ اب یہ منت پذیر شانہ نہ رہی، اس زبان میں اتنی وسعت آچکی ہے کہ ہر قسم کے خیالات اور ہر نوع کے مضامین بڑی خوش اسلوبی کیساتھ پیش کیئے جا سکتے ہیں۔

اردو شاعری عرصۂ دراز تک غزل اور عشقیہ اشعار کا ہدف بنی رہی بہت کم لوگوں نے اردو زبان میں نعت گوئی کی جانب توجہ کی جسکی وجہ یا تو عشق رسول کی کمی تھی یا پھر علم شریعت سے ناوابستگی اور بے مائیگی، اسی لئے لوگوں نے نعت گوئی کو پل صراط پر چلنے کے مترادف قرار دیا، پھر بھی حصول برکت کیلئے اکثر شعراء نے کچھ نہ کچھ نعتیہ اشعار ضرور کہے لیکن اس میدان کو اپنی جولان گاہ قرار نہ دے سکے۔ اردو شعراء کی صف میں صرف ایک ہستی کو یہ امتیاز حاصل تھا جنکا تمامتر شعری سرمایہ نعت گوئی پر مشتمل تھا، وہ تھے امام اعلیحضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ، گویا انھوں نے اردو شاعری کو ایک نئی سمت عطا کی اور ایک نئے

باب کا اضافہ فرمایا ، پھر انکی اتباع میں بہت سے شعراء اس راہ پر چل پڑے اور آج ہمکو نعت گو شعراء کی ایک معتد بہ تعداد نظر آتی ہے جو اردو شاعری کو فن نعت گوئی سے مالا مال کر رہے ہیں ۔

انھیں شعراء میں ایک نوجوان شاعر مولٰینا محبوب احمد مصباحی ہیں جنہوں نے محبت رسول کے احساسات و اثرات کو اشعار کے قالب میں ڈھال کر پیش کرنے کی کوشش کی ہے اگرچہ انھیں کہنہ مشق تو نہیں کہہ سکتے پھر بھی انکے اشعار کے مطالعہ سے یہ اندازہ ضرور ہوتا ہیکہ مستقبل قریب میں ایک قادر الکلام شاعر کا اضافہ ہونیوالا ہے

مجھے انکے نعتیہ مجموعے کے مطالعہ سے یہ احساس ہوا کہ ان کے کلام میں وہ تمام عناصر موجود ہیں جن سے ترکیب پاکر ایک مضمون شعر بن جاتا ہے ، مولانا کے کلام میں ، سلاست ، روانی ، تشبیہ ، استعارہ اور لفظوں کے خوشنما تراش و خراش کیساتھ ہی ساتھ معنویت بھی بدرجۂ اتم موجود ہے ۔ جسے شاعری کی روح کہا جاتا ہے

بہر حال مولانا کی کاوشیں سراہے جانے کے قابل ہیں ۔ اور یہ تو ابھی نقش اول ہے ، نقش ثانی انشاء اللہ اور نکھر کر سامنے آئیگا ۔

ع اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

فداء المصطفٰی

۲۲ ر اکتوبر ۱۹۹۱ء

# پیش لفظ

الحمد للّٰہ الذی ملاءَ قلوب الشاعرین بحکمتہٖ وزیّن نفوس لعاشقین بوصلتہٖ والصلوٰۃ علیٰ سیّدنا محمّد الذی مدحہ الواصفون بالقصائد والاشعار وعجزوا عن بیانہٖ واظہروا العجز بالاقرار وعلیٰ آلہٖ الذین ہم اہل الہدیٰ والنجاۃ و اصحابہ الذین من اقتدیٰ بہم اہتدیٰ ...... امّا بعدُ !

نعت پاک کا لکھنا اور پڑھنا دونوں عبادت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف جسقدر کیجائے وہ کم ہی ہے نعت پاک کا لکھنا آسان کام نہیں بلکہ قلم و زبان کا اس راہ میں قدم رکھنا تلوار کی دھار پر چلنا ہے : پاک باز ہستیوں اور عارفوں کا یہ قول بھی ہے کہ ؎ ہزار بار بشویم دہن زمشک و گلاب
ہنوز نامِ تو گفتن کمال بے ادبی ست

کہاں میں اور کہاں نعت مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ، مگر یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہیکہ اس نے اپنے حبیب پاک صاحبِ لولاک صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرنے کی توفیق عطا فرمائی

" فانوسِ جمال " میری نعت پاک کا پہلا مجموعہ ہے ، عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبے سے سرشار ہوکر بارگاہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک حقیر نذرانہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں !

حقیقت تو یہ ہے کہ میں فن شاعری سے بالکل ناآشنا تھا جو کچھ معلومات

ہوئی وہ شاعر اسلام جناب مضطر اعظمی صاحب کی نوازش ہے، میں دل کی گہرائیوں سے انکا شکر گذار ہوں کہ انھوں نے انتہائی خلوص و محبت کیساتھ اپنا قیمتی وقت صرف کر کے میرے کلام کی اصلاح فرمائی، اور تہہ دل سے میں حضرت علامہ و مولانا فدا ء المصطفیٰ صاحب قبلہ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے ہر طرح میری حوصلہ افزائی فرمائی

فقط محبوب احمد مصباحی

# شرفِ انتساب

میں اپنی اس کتاب کو اپنے پیرو مرشد حضرت مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کے نام نامی اسم گرامی سے منسوب کرنے کا شرف حاصل کر رہا ہوں۔۔۔!

محبوب احمد مصباحی

گھوسی ضلع مئو

# تعارف

ازقلم۔ حضرت مولانا صابر علی صاحب قبلہ گورکھپوری مدرسہ انوار العلوم گولا بازار گورکھپور (یو۔پی)

نام۔ محبوب احمد مصباحی، تخلّص۔ محبوبؔ، ولدیت۔ جناب امام الدین صاحب،
تاریخ پیدائش۔ ۵ر جنوری سنہ ۱۹۶۲ء، متوطن۔ جمال پور، گھوسی ضلع مئو،
ابتدائی تعلیم۔ درجات پرائمری و فارسی:۔ مدرسہ امجدیہ جمالپور گھوسی "
ابتدائی تعلیم۔ از فارسی وعربی تا مولوی۔ دار العلوم اہلسنت شمس العلوم گھوسی مئو
فراغت و سنِ فراغت۔ الجامعۃ الاشرفیہ عربی یونیورسٹی مبارکپور سنہ ۱۹۸۳ء
علمی لیاقت۔ فاضل درس نظامیہ الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور، منشی کامل، فاضلِ ادب
فاضلِ معقولات، فاضل دینیات، فاضل طب، الٰہ آباد بورڈ۔ ادیب ماہر جامعہ اردو
علیگڈھ، ادیب کامل، معلم ۱۹۹۵ء
خدمات شعبۂ تدریس۔ از سنہ ۸۳ء تا سنہ ۸۶ء مدرسہ اسلامیہ سورج پور ضلع اعظم گڈھ
از سنہ ۸۶ء تا سنہ ۸۷ء جونپور، سنہ ۸۷ء تا یکم جون سنہ ۱۹۹۰ء مدرسہ رضویہ اہلسنت
گولا بازار گورکھپور، ۲ر جون سنہ ۱۹۹۰ء سے ابتک مدرسہ انوار العلوم گولا بازار گورکھپور
تصنیف اول۔ فانوسِ جمال، آغاز شعر و شاعری سنہ ۱۹۸۶ء
سن اشاعت سنہ ۱۹۹۱ء، شرف تلمذ۔ جناب مضطر اعظمی صاحب گھوسی

صابر علی گورکھپوری مدرس مدرسہ انوار العلوم گولا بازار
گورکھپور۔

# نعت شریف

وہ ذرّۂ ناچیز بھی صد رشکِ قمر ہے
جس پر کہ شہنشاہِ دو عالم کی نظر ہے

جبریل بڑھیں سدرہ سے آگے تو جلیں پر
اس سے بہت آگے مرے آقا کا گذر ہے

مہتاب کے ٹکڑے ہوئے لوٹ آیا ہے سورج
یہ حرکتِ انگشتِ شہِ دیں کا اثر ہے

سجدے تیرے کچھ کام نہ آئیں گے اے زاہد
خالی تیرا دل حُبِّ رسالت سے اگر ہے

اس بات کی شاہد ہے ربیعہ کی حکایت
سرکار کی بخشش میں اگر ہے نہ مگر ہے

کس طرح گذرتے ہیں جدائی میں شب و روز
محبوب میرے سیّدِ والا کو خبر ہے

# رحمت رسول کی

دیکھے گی خلق حشر میں عظمت رسول کی
در پیش ہو گی سب کو ضرورت رسول کی

مدّاح خود خدا ہے جو اپنے حبیب کا
ہر آن بڑھتی جاتی ہے شوکت رسول کی

یا رب یہی ہے ٹوٹے ہوئے دِل کی آرزو
پیش نظر ہو ہر گھڑی صورت رسول کی

وہ عرش ہو کہ فرش ہو نزدیک و دور ہو
سایہ فگن ہے ہر جگہ رحمت رسول کی

پتھر کی چوٹ کھا کے بھی دیتے رہے دُعا
تھی دشمنوں کے حق میں بھی رحمت رسول کی

محجوب وہ ضرور جہنّم میں جائے گا
ہو گی نہ جس کے دل میں محبت رسول کی

# رضائے خدا ہے رضائے محمد

عجب دلنشیں ہے ادائے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
زمانہ ہے دیکھو فدائے محمد

یہ شانِ محب اور محبوب دیکھو
"رضائے خدا ہے رضائے محمد"

زمیں، آسماں، عرش، تسنیم و کوثر
ہے ساری خدائی برائے محمد

مِلا کس کو خالق سے اذنِ حضوری
گیا کون رب تک سِوائے محمد

عیاں ہوگی محشر میں شانِ رسالت
اٹھے گی ہر اک سُو صدائے محمد

نہیں خوف خورشیدِ محشر کا مجھ کو
رہوں گا میں زیرِ ردائے محمد

ہے محبوب اعجاز یہ مصطفےٰ کا
ہیں پھر بھی محوِ ثنائے محمد

# رب نے بنایا ہے

بشر کی شکل میں اللہ کا وہ نور آیا ہے
نہ جس کا کوئی ثانی ہے نہ جسکا کوئی سایا ہے

محمد مصطفےٰ ہیں محفلِ کونین کی زینت
انھیں کے واسطے دونوں جہاں رب نے بنایا ہے

ہوا حجرہ منوّر مل گئی ہے گم شدہ سوئی
شب تاریک میں جب طاہِ طیبہ مسکرایا ہے

بصد اعزاز خلوت میں بلا کر لیلۃ الاسریٰ
خدا نے غیب کا ہر علم آقا کو بتایا ہے

نبیؐ کی عظمت و رفعت کریگا کیا رقم کوئی؟
نبی کی عظمتوں کا ذکر جب قرآں میں آیا ہے

بشر کی کیا حقیقت ہے ملائک بھی نہیں سمجھے
خوشا اللہ کے محبوب نے رتبہ وہ پایا ہے

# جمالِ مصطفیٰ

صدائے نفسی نفسی حشر میں ہر سُو اٹھی ہو گی
نگاہِ اہلِ محشر مصطفیٰ کو ڈھونڈتی ہو گی

محمد کی غلامی کا شرف حاصل جسے ہو گا
فدا اس شخص کے قدموں پہ شانِ خسروی ہو گی

رہیں گے یوں تو سارے انبیاء میدانِ محشر میں
مگر حاصل مرے سرکار ہی کو برتری ہو گی

لحد میں بھی جمالِ مصطفیٰ کی ضو فشانی سے
برائے اہلِ ایماں روشنی ہی روشنی ہو گی

نمازوں سے کیا کرتے ہیں اے محبوبؔ جو غفلت
سرِ محشر دمِ پرسش انھیں شرمندگی ہو گی

# نعت شریف

یہی ایمان ہے بیشک ہمارا یا رسولَ اللہ
دو عالم میں نہیں ثانی تمہارا یا رسولَ اللہ

تمہاری یاد میں مرنا تمہاری یاد میں جینا
یہی ہو مشغلہ ہر دم ہمارا یا رسول اللہ

بُلالو اپنے قدموں میں ہمیں اب رحمتِ عالم
جدائی اب نہیں دل کو گوارا یا رسولَ اللہ

تمہاری ذات ہے کونین کی تخلیق کا باعِث
تمہارے دم سے ہے سنسار سارا یا رسولَ اللہ

ہے طوفانِ بلا میں آپ کے محبوبؔ کی کشتی
لگا دو اس کو ساحل سے خدارا یا رسولَ اللہ

# بختِ خوابیدہ میرا جگا دیجئے

باغِ طیبہ کی آقا ہوا دیجئے
میرے دل کی کلی اب کھِلا دیجئے

روئے روشن سے پردہ ہٹا دیجئے
یا نبی اپنا جلوہ دکھا دیجئے

دائمی زندگی کی ہے خواہش مجھے
میری تربت کو ٹھوکر لگا دیجئے

اک نظر جامیؔ بیکساں اک نظر
بختِ خوابیدہ میرا جگا دیجئے

خون روتی ہوئی میری تقدیر کو
مسکرانے کی آقا ادا دیجئے

میرا ایماں ہے محبوبؔ سنتے ہیں وہ
دور و نزدیک سے گر صدا دیجئے

---

# نعت شریف

میرا نبی وہ صاحبِ حُسن و جمال ہے
جسکی مثال دونوں جہاں میں محال ہے

جبریل جب سمجھ نہ سکے عظمتِ رسول
انسان لب کُشائی کرے کیا مجال ہے

ذاتِ رسولِ پاک سراپا ہے معجزہ
شق ہونا ماہتاب کا ادنیٰ کمال ہے

نسبت جسے رسولِ مکرّم سے ہو گئی
اسکو نہ کوئی خوف نہ حُزن و ملال ہے

محبوبؔ چھوڑ دنیا کو عقبیٰ کی فکر کر!
تو اس سے ہٹ کے دیکھ بُرا سبکا حال ہے

# نعت پاکؐ

زمانے والوں کو کچھ بھی حاصل بجز وسیلہ ہوا نہیں ہے
جسے محمد ملے نہیں ہیں اُسے خدا بھی ملا نہیں ہے
بلا لیں دریہ شہہِ مدینہ ہے چھلنی چھلنی غموں سے سینہ
مَیں جی رہا ہوں مگر میسر حیات کو کچھ مزا نہیں ہے

میرے نبی کا اشارہ پا کر ابھر گیا ڈوب کر بھی سورج
سوائے انکے قمر کے ٹکڑے کسی نبی نے کیا نہیں ہے
ملائکہ ہوں کہ جن وانساں بھرے گئے ہیں سبھی کے داماں
کوئی بھی محروم میرے آقا، کے آستاں سے گیا نہیں ہے

کہیں گواہی شجر نے دی ہے کہیں پڑھا پتھروں نے کلمہ
وہ کون شئے ہے کہ جسکے لب پر مرے نبی کی ثنا نہیں ہے

# نعت پاک

حقیقت میں وہی بس روضۂ اطہر پہ جاتے ہیں
قسم حق کی جنھیں پیغمبرِ اعظم بلاتے ہیں،

درِ شاہِ مدینہ سے کوئی مایوس کب لوٹا!
سلاطین و گدا سب جھولیاں بھر بھر کے لاتے ہیں

ذرا دیکھے کوئی رفعت شہنشاہِ دو عالم کی!
وہ جا کے لامکاں سے ایک پل میں لوٹ آتے ہیں

نبی کا مرتبہ ہے عقلِ انسانی سے بالاتر!
وہ بے جاں کنکروں سے کلمۂ طیّب پڑھاتے ہیں

زمیں کیا آسماں پر ہے تصرّف میرے آقا کا
وہ انگلی کے اشارے سے قمر کو دو بناتے ہیں

نبی کے معجزہ نے کر دیا حیران دنیا کو
کہ وہ ڈوبے ہوئے سورج کو بھی واپس بلاتے ہیں

نبی ہیں غیب داں محبوب یہ ایمان ہے میرا،
ہے خود قرآن شاہد غیب کی باتیں بتاتے ہیں

# کوثر کا جام

جس دل میں عظمتِ شہِ خیر الانام ہے
واللہ اُس پہ آتشِ دوزخ حرام ہے

کتنا بلند میرے نبی کا ہے مرتبہ
ہر دم خدا کا ان پہ درود و سلام ہے

دربارِ مصطفٰے ہے یہ دربارِ مصطفٰے
ہاں بولنا بھی زور سے اس میں حرام ہے

عشق رسولِ پاک سے خالی ہے جسکا دل
برباد اسکا سجدہ ہے ضائع قیام ہے

محبوب پی رہا ہے جو حبِّ نبی کی مَے
محشر میں اس کے واسطے کوثر کا جام ہے

# رحمۃ اللعالمین

مسلمانو ضیائے چشمِ ایماں سے ذرا دیکھو
رسولِ پاک کی اِک اِک ادا ہے معجزہ دیکھو

خدا نے ان کو اپنے نور سے پیدا کیا دیکھو
کہ جن کے نور سے کونین میں پھیلی ضیا دیکھو

چلے فاروق جب گھر سے برائے قتلِ پیغمبر
نظر ملتے ہی سر قدموں میں لیکن رکھ دیا دیکھو

وہ خود بھوکے رہے اور دوسروں کو روٹیاں بخشیں
محمد ہیں سراپا منبعِ جود و سخا دیکھو

سراپا رحمۃ لِلعالمیں محبوب ہیں آقا!
وہ گالی سُن کے دُشمن کو بھی دیتے ہیں دُعا دیکھو

# نعت شریف

تمہارا نام نامی پیارا پیارا یا رسول اللہ
ہے درد و غم کے ماروں کا سہارا یا رسول اللہ

اُسے کیوں خوف ہو روزِ جزا کی نفسی نفسی کا
سہارا جسکو مِل جائے تمہارا یا رسول اللہ

نچھاور آج بھی ہوں چاند و سورج پائے انور پر
اگر آدی اساتم کر دو اشارا یا رسول اللہ

جسے جبریل تارا عرشِ اعظم کا سمجھتے تھے
وہ تارا نور تھا بیشک تمہارا یا رسول اللہ

بھٹک سکتا نہیں ہرگز وہ راہِ دین و ایماں سے
ہو جسکے ہاتھ میں دامن تمہارا یا رسول اللہ

یہ محبوبِ حزیں کھائیگا ٹھوکر در بدر کبتک
بلا لو اب تو روضے پر خدارا یا رسول اللہ

# نعت پاک

سراپا نور بنکر مصطفیٰ کی ذات آئی ہے
انھیں کے نور سے یہ ساری دنیا جگمگائی ہے

ملی ہے عظمت در نعت جو سرکارِ دو عالم کو
بتادو تم گروہِ انبیا میں کس نے پائی ہے

کیا پل بھر میں زندہ حضرتِ جابر کے بچوّں کو
بہت مشہور یہ سرکار کی معجز نمائی ہے

نبی کے مرتبے کو کیوں کوئی محدود کرتا ہے
خدا شاہد تصرف میں انھیں کے سب خدائی ہے

محمد اور خدا کے علم کا میں فرق سمجھا دوں
خدا کا علم ذاتی ہے محمد کا عطائی ہے

پھنسی ہے ظلم کے گرداب میں محبوبؔ کی کشتی
دہائی ہے دہائی ہے مرے آقا دہائی ہے

# غیب داں ہو

زینتِ کون و مکاں ہو یا محمد مصطفےٰ (صلے اللہ علیہ وسلم)
تاجدارِ دو جہاں ہو یا محمد مصطفےٰ

تم ہی وجہ کُن فکاں ہو یا محمد مصطفےٰ
کُل جہاں کے غیب داں ہو یا محمد مصطفےٰ

پائے اقدس چوم کے کہنے لگا عرشِ بریں
تم مکینِ لامکاں ہو یا محمد مصطفےٰ

اول و آخر تمہیں ہو حاضر و ناظر تمہیں
تم عیاں ہو تم نہاں ہو یا محمد مصطفےٰ

غمزدہ محبوبؔ پر بھی ہو کرم کی اک نظر
تم معینِ بیکساں ہو یا محمد مصطفےٰ

# نعت پاک

ذکرِ نبی کی بزم سجانے کی رات ہے
سویا ہوا نصیب جگانے کی رات ہے

یادِ رسول دل میں بسانے کی رات ہے
یہ رات نعتِ پاک سُنانے کی رات ہے

جس کے طفیل دونوں جہاں کا ہوا وجود
ایسے نبی کا جشن منانے کی رات ہے

آمد سے جسکی منہ کے بل اصنام گر پڑے
پیغام اس نبی کا سُنانے کی رات ہے

سایہ نہیں ہے جس کے پرانوار جسم کا
اس نورِ بے مثال کے آنے کی رات ہے

سارے پیمبروں نے بشارت ہے جسکی دی
محبوب اس رسول کے آنے کی رات ہے

# احمدِ مختار

آغوشِ آمنہ میں جو سرکار آ گئے
اِک شور اٹھا پیکرِ انوار آ گئے

شیرازۂ نفاق و جہالت بکھر گیا
ہر دل کا جام بادۂ وحدت سے بھر گیا
ساقی کے پاس جھوم کے میخوار آ گئے

آتشکدوں کے شعلے بھی خاموش ہو گئے
لات و ہُبل زمیں سے ہم آغوش ہو گئے
دینِ خدا کے قصر کے معمار آ گئے!

بیشک تھی سرزمینِ عرب مثلِ قتل گاہ
انسانیت کو ملتی نہیں تھی کہیں پناہ
ایسے میں سب کے مونس و غمخوار آ گئے

محبوبِ کردگار شہنشاہِ دو جہاں
ہے جنکی ذات باعثِ تخلیقِ دو جہاں
قاسم کریم، احمدِ مختار آ گئے

محبوب شہ کو رب نے بنایا ہے بیمثال
واللہ ان سا ہو نا زمانے میں ہے محال
بے مثل یہ کے نبیوں کے سردار آ گئے

# میرے نبی کی شان

شاہ وگدا سب قدموں پہ ان کے ہوتے ہیں قربان
یہ دیکھو میرے نبی کی شان

سایہ نہیں زمیں پہ جسکا ایسا بدن نورانی
جسے بھی ان سے ہوگئی نسبت ہوگیا وہ لاثانی
دونوں جہاں میں ان کے جیسا نہیں کوئی انسان
یہ دیکھو میرے نبی کی شان

جَو کی روٹی غذا ہے انکی سونے کو ہے چٹائی
بندھے ہوئے ہیں پیٹ پہ پتھر قبضہ میں ہے خدائی
اوڑھے ہیں کالی کملی ہو کے عالم کے سلطان
یہ دیکھو میرے نبی کی شان

میرے نبی کا چہرہ اتنا روشن اور تابندہ
چاند اور سورج ہیں جسکی تابانی سے شرمندہ
بزم مہہ وانجم ہے ان کے جلوؤں کا فیضان
یہ دیکھو میرے نبی کی شان

شاہِ ہدیٰ کی آمد سے تاریکی ہوئی سب دُور
فرش زمیں سے عرشِ بریں تک ہوگیا نور ہی نور

دونوں جہاں میں عام انھیں کا بیشک ہے فیضان
یہ دیکھو میرے نبی کی شان

بن جاتے ہیں قطرے وہاں جاکر درِ شہوار
کتنا عالی سلطانِ کونین کا ہے دربار
اللہ اللہ در پہ ہیں اُن کے روح الامیں دربان
یہ دیکھو میرے نبی کی شان

تو بے مایہ سوچ سمجھ کے قلم اٹھا محبوب
رقم کریگا کیا کوئی اُنکی مدح و ثنا محبوب
بھرا ہوا تعریف سے ان کی ہے پورا قرآن
یہ دیکھو میرے نبی کی شان

# نعت پاک

ہے گناہ کا دریا اور تیز دھارا ہے
اسکی ناؤ خود موجیں لیکے آئیں ساحل تک
دامنِ محمد ہم ہاتھ سے نہ چھوڑیں گے
میری سوئی قسمت بھی یا نبی جگا دیجئے
یہ ہے اعلیٰ حضرت کے دستِ پاک کا فیضان

یا نبی سہارا دیں آپکا سہارا ہے
جس نے غم کے طوفاں میں آپکو پکارا ہے
جان و مال لٹ جائے یہ ہمیں گوارا ہے
بے شمار قسمت کو آپنے سنوارا ہے
نجدیت کا آئینہ آج پارا پارا ہے

جسکو ارضِ طیبہ کا ایک ذرّہ مِل جائے
اسکے بخت کا محبوب اوج پر ستارا ہے

## منقبت درشانِ حضرتِ امامِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تاریکیٔ ستم کو مٹایا حسین نے
یہ دیکھ کر فلک پہ ملائک تھے دم بخود
ہے کتنے دکھ کی بات کہ رہکر لبِ فرات
سر دیا راہِ حق میں گوارا کیا مگر
جھکتا نہیں ہے حق کبھی باطل کے سامنے

انصاف کا چراغ جلایا حسین نے
اصغر کو جب لحد میں لٹایا حسین نے
پانی کا ایک قطرہ نہ پایا حسین نے
آگے یزید کے نہ جھکایا حسین نے
سر دیکے یہ جہاں کو بتایا حسین نے

محبوب یہ نرالا ہے اندازِ بندگی!
سجدے میں اپنا سر جو کٹایا حسین نے

# طیبہ بُلائیے

در در کی ٹھوکروں سے اے آقا بچائیے
طیبہ بلائیے مجھے طیبہ بلائیے

آنکھوں کی پیاس ساقیٔ کوثر بجھائیے
بیمارِ غم کو گنبدِ خضریٰ دکھائیے

قسمت سے ہو رسائی جو شہرِ رسول میں
ہے عشق کا تقاضہ کہ واپس نہ آئیے

امت ہے کفر و شرک کے نرغے میں یا رسول
خطرے میں آبرو ہے خدارا بچائیے

محشر کے روز پیاس سے باہر ہو جب زباں
کوثر کا جام ایسے میں آقا پلائیے

ہے جانکنی کے حال میں محبوب آپ کا
سرکار آئیے اسے کلمہ پڑھائیے

# حُسنِ کلام آپکا

دو جہاں ہے مقام آپ کا یا نبی
ہر جگہ ہے قیام آپ کا یا نبی

دشمن و دوست ہیں معترف آپکے
وہ ہے حُسنِ کلام آپ کا یا نبی

سب پہ یکساں ہے لطف و کرم کی نظر
فیض ہے کتنا عام آپ کا یا نبی

دُور ہو جاتے ہیں سارے رنج و الم
جب میں لیتا ہوں نام آپ کا یا نبی

لاج رکھیے گا محشر میں محبوبؐ کی
ہے یہ ادنیٰ غلام آپ کا یا نبی

# مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

فضل کر سوئی ہوئی قسمت جگا دے اے خدا
روضۂ خیر الوریٰ ہم کو دکھا دے اے خدا

کافروں کی سازشیں ناکام کرنے کیلئے
حضرتِ خالد سا ہم میں حوصلہ دے اے خدا

دشمنانِ دیں کی ہے یلغار ہر اک سمت سے
قوم کے ہر فرد کو طارق بنا دے اے خدا

دُور کر کے بغض و کینہ دشمنی مابَین سے
پیکرِ اخلاص ہم سبکو بنا دے اے خدا

لاج رکھ لے واسطہ ہے سیّدِ ابرار کا
ظالموں سے بابری مسجد دِلا دے اے خدا

دست بستہ بس یہی محبوب کی ہے التجا
مصطفیٰ کا عاشقِ صادق بنا دے اے خدا

# سلام بہ بارگاہِ خیرُ الانامؐ

سلام اس پر جو بنکر سرورِ کون و مکاں آیا
سلام اس پر جو بنکر خاتمِ پیغمبراں آیا
سلام اس پر جو لیکر ربِّ اکبر کا پیام آیا
سلام اس پر جو بنکر سارے نبیوں کا امام آیا
ہے ثابت جسکی قدر و منزلت قرآں کے پاروں سے
سلام اس پر جو ٹکڑے چاند کو کر دے اشاروں سے
سلام اس ذات پر جو وجہہِ تخلیقِ دو عالم ہے
سلام اس پر گروہِ انبیا میں جو معظم ہے
سلام اس پر کہ جسکا تذکرہ کرنا عبادت ہے
سلام اس پر کہ جو سب کیلئے رحمت ہی رحمت ہے
سلام اس ذات پر جس کی محبت روحِ ایماں ہے
سلام اس پر ثنا خواں جسکا اے محبوب قرآں ہے